اور نہایت عمدہ ہے ۔ مولانا آزاد کی تفسیر کے بارے میں مولانا ندوی لکھتے ہیں :

" مولانا آزاد کی تفسیر ترجمان القرآن کی دو ضخیم جلدیں اہلِ علم اور اصحابِ فکر سے مدت ہوئی داد حاصل کر چکی ہیں ۔ ان کے اسلوبِ فہم و ادراک کو جاننے کے لیے ضروری ہے کہ ان کی شخصیت کے بارے میں اس تجزیے پر غور کر لیا جائے کہ گو وہ اس دور میں پلے بڑھے اور آفتابِ علم بن کر چمکے، لیکن ان کے قلم پر صدیوں کی علمی و تہذیبی روایات مچل رہی ہیں ۔ ان کا علمی رابطہ جہاں اسلاف کی عظیم شخصیتوں سے استوار ہے ، وہاں دورِ حاضر کے رجحانات ، علوم اور تحریکوں سے بھی ان کی شناسائی مسلّم ہے ۔ ان کے مطالعہ و تحقیق کا دائرہ اتنا وسیع ہے کہ قرآن ، حدیث ، فقہ ، کلام ، تاریخ ، ادب اور فلسفے کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جو ان کی نظروں سے اوجھل ہو ۔ وہ جب بھی کسی فن یا موضوع پر بات کرتے ہیں تو ایسی جچی تُلی اور مجتہدانہ کہ اس پر کسی بھی اضافے کا امکان باقی نہیں رہتا ۔ "

ہمیں اُمید ہے ہمارے قارئین اس تفسیر سے استفادہ کریں گے ۔

ابو یوسف یعقوب المنصور باللہ

مصنف : طالب ہاشمی

ناشر : قومی کتب خانہ ، لاہور

کتابت ، طباعت ، جلد ، سرورق دیدہ زیب ۔ صفحات ۳۶۰ ۔ قیمت ۲۵ روپے

جناب طالب ہاشمی صاحب نامور مصنف اور معروف صاحبِ قلم ہیں ۔ اللہ نے ان کو بہت سی خوبیوں سے نوازا ہے ۔ ان کی یہ ہمت قابلِ داد ہے کہ اپنے دفتری فرائض کے ساتھ ساتھ بہترین علمی اور تصنیفی خدمات انجام دے رہے ہیں ۔ تاریخ ان کا خاص موضوع ہے اور اس سلسلے میں ان کی متعدد کتابیں طباعت و اشاعت کی منزل سے گزر چکی ہیں ، جن میں سیرت حضرت سعد بن ابی وقاص ، سیرت عبداللہ بن زبیر ، سیرت ابو ایوب انصاری ، تیس پروانے شمع رسالت کے ، خیر البشر کے چالیس جاں نثار ، تذکارِ صحابیات ، سلطان ملک شاہ سلجوقی ، سلطان نورالدین محمود زنگی اور الملک الظاہر بیبرس شامل ہیں ۔

طالب ہاشمی صاحب کی تمام تصنیفات میں یہ وصف نمایاں ہے کہ زبان صاف ستھری اور اسلوبِ تحریر دل آویز ہے جو قاری کے لیے بہرحال جاذبیت اور کشش کا باعث بنتا ہے ۔ زیرِ تبصرہ کتاب

—— ابو یوسف یعقوب المنصور باللہ —— بھی ان ظاہری اور باطنی خوبیوں سے آراستہ ہے۔

یہ کتاب یوں تو بہت سی پُر از معلومات تفصیلات کا احاطہ کیے ہوئے ہے لیکن اس کا اصل موضوع ابو یوسف یعقوب المنصور باللہ ہے جس نے شمالی افریقہ کی سلطنتِ موحدین کو مستحکم کیا اور انتہائی عروج پر پہنچایا۔ موحدین سے پہلے اس نواح میں مرابطین کی حکومت تھی جو ۵۴۱ھ میں ختم ہو گئی اور ان کی مسند موحدین نے سنبھالی۔ سلطنتِ موحدین کا بانی محمد بن تومرت تھا، اس کی وفات کے بعد عبد المومن بن علی ان کا جانشین ہوا، جو نہایت جرأت مند اور صاحبِ عزم حکمران تھا۔ ابو یوسف یعقوب المنصور باللہ، جس کے حالات پر یہ کتاب مشتمل ہے، اسی عبد المومن کا پوتا ہے۔ اس کا نام یعقوب، ابو یوسف کنیت اور المنصور باللہ لقب تھا۔ ۵۴۸ھ (۱۱۵۳ء) میں مراکش میں پیدا ہوا۔ ۵۸۰ھ (۱۱۸۴ء) میں تختِ حکومت پر بیٹھا اور ۵۹۵ھ (۱۱۹۹ء) میں وفات پائی۔ بہادری، عالی ظرفی، شرافتِ نفس، غیرت دینی، عزم و ارادے کی پختگی، تبلیغ اسلام میں سعی و کوشش، سادگی، قرآن و حدیث سے وابستگی، اہلِ علم سے تعلقات و روابط، شوقِ جہاد، دشمن سے معرکہ آرائی کا جذبہ، رعایا سے محبت، تدبر و فراست، عسکری صلاحیت، عقیدے کی استواری اور احکامِ شرع کی پابندی اس کے وہ اوصاف ہیں جو اس کو بلند مرتبہ عطا کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مولانا شبلی نعمانی نے "نامور فرماں روایانِ اسلام" کے حالات و سوانح ضبطِ تحریر میں لانے کے جن دس فرماں رواؤں کا انتخاب کیا تھا، ان میں ابو یوسف یعقوب المنصور باللہ کا نام بھی شامل تھا لیکن افسوس ہے ان کو زندگی نے مہلت نہ دی اور حضرت عمر فاروق اور مامون الرشید کے سوا کسی اور مسلم فرماں روا کے سوانح معرضِ تصنیف میں نہ لا سکے۔ یہ سعادت طالب ہاشمی کے مقدر میں تھی۔ اللہ نے ان کو توفیق بخشی اور نہایت تحقیق و کاوش سے انھوں نے اسلام کے اس عظیم ہیرو کے حالات قلم بند کیے جو آج ہمارے زیرِ مطالعہ ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ لائق مصنف نے شبلی کا قرض ادا کر دیا ہے اور اگر آج شبلی زندہ ہوتے تو اس قرض کی ادائیگی پر طالب ہاشمی کا شکریہ ادا کرتے۔

جناب طالب ہاشمی نے اس کتاب میں معلومات کا جو ذخیرہ جمع کیا ہے، اس سے بآسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس کی ترتیب و تصنیف میں ان کو کتنی محنت اور جد و جہد کرنا پڑی ہے۔ جن لوگوں کا تحریر و کتابت سے کسی نہ کسی شکل میں تعلق رہتا ہے، وہ خوب جانتے ہیں کہ مصنف کو

حصولِ معلومات کے لیے کیا تگ و تاز کرنا پڑتی ہے اور کتنی کتابوں کی ورق گردانی کے بعد مطلب کی کوئی شے ہاتھ آتی ہے۔

اپنی تاریخ کے نقوش کو اجاگر کرنا بلاشبہ ضروری ہے لیکن مختلف مقامات میں ان بکھرے ہوئے جواہر پاروں کو جمع کر کے ایک لڑی میں پرونا بھی دل گردے کا کام ہے۔ اس کے لیے کوئی مردِ قلندر ہی میدانِ عمل میں اتر سکتا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اس کی قدر کریں، مصنف کا حوصلہ بڑھائیں اور کتاب خرید کر اسے مزید خدمت کا موقع دیں۔

تاریخ کیا ہے ؟

مصنف : ڈاکٹر مبارک علی

ناشر : آگہی پبلیکیشنز، بلاک ای، لطیف آباد۔ حیدرآباد (سندھ)

صفحات : ۶۲ - قیمت درج نہیں۔

ڈاکٹر مبارک علی کا نام ہمارے قارئین کرام کے لیے اجنبی نہیں "المعارف" کے صفحات میں ان کے افکار گاہے بہ گاہے شائع ہوتے رہتے ہیں اور وہ ان کی علمیت اور شخصیت سے آگاہ ہیں ڈاکٹر صاحب سندھ یونیورسٹی حیدرآباد میں تاریخ کے استاد ہیں اور اس حیثیت سے تاریخ ان کا خاص موضوع ہے۔ زیرِ نظر کتاب "تاریخ کیا ہے ؟" ایک تحقیقی مقالہ ہے اور بہت اچھا ہے۔ شان دار ٹائپ میں شائع ہوا ہے اور لائق مصنف نے جس نہج سے اس کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کی ہے وہ انہی کا حصہ ہے۔

تاریخ ماضی کے واقعات سے بحث کرتی اور قاری کا رخ حال کی جانب موڑتی ہے اور پھر اسے یہ تلقین کرتی ہے کہ اگر ماضی میں کچھ نقائص رہ گئے ہیں تو حال اور مستقبل کو اس سے محفوظ رکھا جائے۔ جب تک انسان ماضی سے روشناس نہیں ہوگا اور گزشتہ حالات اس کے سامنے نہیں آئیں گے، وہ نہ حال کو سنوار سکتا ہے اور نہ مستقبل کو تابناک بنا سکتا ہے۔ تاریخ ماضی کے رشتے کو حال اور مستقبل سے جوڑنے کا بنیادی ذریعہ ہے اور ایسا شفاف آئینہ ہے جس سے کسی معاشرے کی تہذیب، تمدن، ثقافت اور نظریات کو صاف طور سے دیکھا اور پرکھا جا سکتا ہے۔